سوال

(02) ذبح غیر اللہ شرک ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے خاندان میں اولیائے کرام کی قبروں پر بکری کے ذبح کرنے کو تقرب کا ذریعہ بنانے کا دستور چلا آرہا ہے۔۔۔میں نے انہیں منع کیا لیکن ان میں عناد اور زیادہ بڑھ گیا میں نے انہیں کہا کہ یہ تو اللہ سے شرک ہے وہ کہنے لگے۔ ''ہم اللہ کی عبادت کو اسی کا حق سمجھتے اور اسی عبادت کرتے ہیں۔ لیکن اگر ہم اولیاء اللہ کی زیارت کریں یا اپنی دعاؤں میں یوں کہیں کہ اپنے فلاں ولی کے طفیل ہمیں شفا عطا فرما، یافلاں مصیبت کو دور کردے تو اس میں گناہ کی کونسی بات ہے میں نے انہیں کہا، ہمارا دین واسطے کا دین نہیں۔ تو وہ کہنے لگے ہمیں ہمارے حال پر رہنے دو۔''

ایسے لوگوں کے علاج سے متعلق آپ کون سا حل بہتر سمجھتے ہیں؟ ان کے مقابلہ میں مجھے کیا کرنا چاہیے اور میں اس بدعت کا کیسے مقابلہ کروں؟ شکریہ!

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کتاب وسنت کے دلائل سےیہ معلوم ہوچکا ہے کہ اللہ کے علاوہ دوسروں کے لیے قربانی سے تقرب حاصل کرنا 'خواہ یہ قربانی اولیاء کے لیے ہو یا جنات کے لیے یا بتوں کے لیے ہو یا کسی بھی دوسری مخلوق کےلیے اللہ کے ساتھ شرک ہے اور ایسے اعمال جاہلیت کے اور مشرکین کے اعمال ہیں۔ ارشاد باری تعالی ہے:

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ٥ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ

''آپ کہہ دیجئے کہ میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ رب العالمین ہی کےلیے ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی بات کا حکم ملا ہے اور میں سب سے اول فرمانبردار ہوں۔'' (الانعام:١٦٢)

اور نسک کا معنی قربانی ہے اللہ سجانہ وتعالی نے اس آیت میں یہ وضاحت فرمائیہے کہ غیر اللہ کی قربانی اللہ سے ایسے ہی شرک ہے جیسے غیر اللہ کی نماز شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ٥ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ

''(اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمائی ہے تو اپنے پروردگار کےلیے نماز پڑھا کرو اور قربانی دیا کرو۔'' (الکوثر:١،٢)

اس سورہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ وہ اپنے پروردگار کے لیے نماز ادا کریں اور اسی کے لیے قربانی کریں۔ بخلاف مشرکین کے کہ وہ غیر اللہ کو سجدہ کرنے اور غیر اللہ کے لیے ہی ذبح کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہے :

وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ

''اور تمہارے پروردگار نے طے کردیا ہے تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو'' (الاسراء : ۲۳)

وَمَا اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ حُنَفَآءَ

''اور انہیں حکم تو یہی ہوا تھا کہ اخلاص عمل کے ساتھ یکسو ہو کر اللہ عبادت کریں'' (البینۃ : ۲۳)

اس مضمون کی آیات کثیر ہیں کہ قربانی عبادت ہی ہے لہذا اس میں اللہ تعالیٰ اکیلے کے لیے اخلاص واجب ہے اور صحیح مسلم میں امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

لَعَنَ اللّٰہُ مَن ذَبَحَ لِغَیرِ اللّٰہِ

''جس نے غیر اللہ کے لیے کی اس پر اللہ نے لعنت کی ہے''

رہی قائل کی یہ بات کہ میں اللہ سے اس کے اولیاء کیحق یا انکی منزلت کے ساتھ یا نبی کے حق یا نبی کی منزلت کے ساتھ سوال کرتا ہوں، تو یہ بات شرک تو نہیں تاہم یہ بات جمہور اہل علم کے نزدیک بدعت اور شرک کا ذریعہ ہے۔ کیونکہ دعا عبادت ہے اور اس کی کیفیت توقیفی امور سے تعلق رکھتی ہے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی بات ثابت نہیں جو کسی بھی مخلوق کے حق یا منزلت سے توسل کے جواز یا اس کی مشروعیت پر دلالت کرتی ہو۔ لہذا کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ ایسا توسل اختراع کرے جو اللہ سبحانہ و تعالی نے مشروع نہیں کیا :

اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْ بِهِ اللّٰهُ

یا ان کے کچھ شریک ہیں جنہوں نے ان کے لیے ایسا دین مقرر کیا ہے جس کا اللہ نے حکم نہیں دیا۔'' (الشوری : ۲۱)

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

((مَنْ أَحْدَثَ فِی امرِنَا ہٰذا ما لیسَ منہُ فھُو ردٌّ))

''جس نے ہمارے اس امر (شریعت) میں کوئی نئی بات پیدا کی جو اس میں پہلے نہ تھی وہ مردود ہے''

اس حدیث کی صحت پر شیخین کا اتفاق ہے اور مسلم کی روایت جسے بخاری نے اپنی صحیح میں تعلیقا ذکر کیا ہے اس کی تاکید کرتی ہے وہ یوں ہے :

((مَنْ أحدَثَ فِی أمرِنا ہٰذا لیسَ منہُ فھُوردٌّ))

''جس نے کوئی ایسا کام کیا جو ہمارے امر (شریعت) میں موجود نہیں وہ مردود ہے''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول رد کا معنی یہ ہے کہ وہ کام کرنے والے کے منہ پر مارا جائے گا اور قبول نہیں کیا جائے گا۔ لہذا مسلمانوں پر واجب ہے کہ جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے

مشروع کیا ہے اسی کے پابند رہیں اور جو بدعات لوگوں نے پیدا کر رکھی ہیں ان سے بچیں۔ مشروع توسل صرف یہ ہے کہ اللہ کی ذات اس کی صفات اس کی توحید اور عمال صالحہ سے توسل کیا جائے اللہ تعالیٰ اس کے رسولوں پر ایمان نیز اللہ اور اس کے رسول کی محبت اور اسی طرح کے نیکی اور بھلائی کے کاموں سے توسل کرنا چاہیے...اور عمل کرنے کی توفیق بخشنے والا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلداول-صفحہ 27

محدث فتویٰ